DOI: https://doi.org/10.52015/albasirah.v12i01.174

Al-Basirah البَصِیرۃ

Volume: 12, Issue: 01 (Jan-Jun 2023)

https://albasirah.numl.edu.pk pISSN: 2222-4548 eISSN: 2520-7334

تعلیماتِ نبی ﷺ میں ماحول کی نظافت کے اُصول اور طریقے

Environmental Purification: Rules and Methods in the Teachings of the Prophet ﷺ

Muhammad Farooque Rajper[1]

[1] Lecturer, Division of Islamic and Oriental Learning, University of Education, Attock Campus, Attock. **Email**: mohammadfarooque092@gmail.com

Received: May 04, 2023 | Revised: Jun 19, 2023 | Accepted: Jun 25, 2023 | Available Online: July 28, 2023

ABSTRACT

This research paper explores the principles, methods, and responsibilities related to environmental purification, as elucidated in the Sirah (biography) of the Prophet Muhammadﷺ. Drawing upon historical accounts and primary sources, the study delves into the Prophet's exemplary practices and teachings concerning environmental conservation, sustainable living, and ecological responsibility. The research highlights key rules derived from the Sirah that emphasize the sanctity of nature, the preservation of biodiversity, and the promotion of sustainable resource management. It examines the Prophet's teachings on concepts such as moderation, stewardship, and accountability, which encourage believers to adopt a balanced and harmonious approach towards the environment. Additionally, the paper investigates the practical methods employed by the Prophet in maintaining cleanliness, managing waste, and utilizing resources responsibly, providing valuable insights for contemporary environmental practices. Furthermore, the research emphasizes the collective responsibility of individuals, communities, and societies in preserving and protecting the environment, as exemplified by the Prophet's efforts to instill environmental consciousness among his followers. By analyzing the environmental aspects of the Sirah, this research sheds light on the Islamic perspective on environmental purification, offering practical guidelines and lessons for addressing contemporary environmental challenges. Ultimately, the findings of this study contribute to the understanding of Islamic environmental ethics and inspire individuals and communities to adopt responsible practices that promote environmental sustainability and stewardship, aligning with the timeless teachings of the Prophet Muhammadﷺ.

Keywords: Cleanliness, Environmental challenges, Ecological responsibility, Environmental sustainability, Islamic environmental ethics, Sustainable resource management.

Funding: This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Correspondence Author's Email: mohammadfarooque092@gmail.com

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

1۔ تعارف

دنیا جس برق رفتاری سے بدل رہی ہے اسی طرح انسانوں کے مزاج میں بھی تبدیلی آ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان گرمی کو سردی سے اور سردی کو گرمی سے بدلنے میں مصروف ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سفری مصائب کو سہولیات سے بدلتے ہوئے تیز رفتاری سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانے میں اپنی عقل استعمال کر رہا ہے۔ الغرض اس انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو عقل عطا فرمائی تھی اسے مخلوق کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ سہولیات بہم پہنچانے کی کوششیں کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو چیز مشاہدے میں آ رہی ہے وہ یہ کہ یہی شعور اس کے لیے کئی مسائل بھی پیدا کر رہا ہے جو انفرادی اور اجتماعی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔ جس طرح صنعت کاری اور شہری زندگی میں انسانوں کی غیر معمولی آبادی اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل ماحول کی خرابی اور آلودگی جیسے مسائل سے اجتماعی انسانی زندگی میں سنگین قسم کا عدم توازن پیدا ہو رہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ ہمارا ملک پاکستان بھی انہی مسائل کا شکار ہے، اور یہاں بھی آلودگی بڑھنے کی کئی وجوہات پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے جنگلات کا کاٹا جانا، زرخیز زمین کا ختم ہونا اور صنعتی فضلات کے باعث پانی کا مضر صحت اور فضا کا مسموم ہو جانا اہم اسباب ہیں۔ ماحول کی یہ کثافت کسی زہریلی شے سے کم نہیں ہے کیونکہ کارخانوں کی چمنیوں سے اٹھتا ہوا دھواں، ہوائی جہاز سے چھوڑی جانے والی گیس، گاڑیوں کے ایندھن جلنے سے پیدا ہونے والی آلودگی وغیرہ۔ ان میں کاربن مونو آکسائیڈ، سلفر ڈائی اکسائڈ، نائٹروجن اکسائڈ اور سیسہ پایا جاتا ہے، جس سے انسان طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو رہا ہے۔ اسی طرح صنعتی اور شہری کثافت سے آلودہ پانی بھی انسانی زندگی کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ یہی حال کارخانوں، سڑکوں، بازاروں اور سواریوں کے ذریعہ پیدا ہونے والے شور کا بھی ہے جو انسانی اعصاب کو تیزی سے متاثر کر رہا ہے۔

انسانی صحت کے لیے مذکورہ اشیاء ہی خطرناک نہیں بلکہ بے تحاشہ استعمال میں آنے والی کیمیائی اشیاء، دوائیں، کیڑے مار ادویہ، پلاسٹک پیکنگ اور آرائشی سامان وغیرہ بھی ایسی چیزیں ہیں جن سے مضر صحت آلودگی پیدا ہو رہی ہے، جو ایک دن کینسر وغیرہ جیسے مہلک مرض کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اس لیے ضروری ہے کہ مذکورہ آلودگیوں کے انسداد کے لیے ضروری اقدامات عمل میں لائے جائیں اور قانون و قواعد مرتب کرتے وقت ملک کے عام حالات اور یہاں کے عام ذہن کا خیال رکھا جائے۔ کیونکہ فقط قانون سازی سے ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانا آسان نہیں اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ عوام الناس کی تربیت کا خوطر خواہ اہتمام کیا جائے جو ہمیں سیرت النبی ﷺ سے ملتی ہے۔ سیرت النبی ﷺ کے ذریعے حفظانِ صحت کے امور کے متعلق شعور پیدا کیا جائے، اور یہ آگاہی بھی بہم پہنچائی جائے کہ اگر اپنے ماحول کو صاف وشفاف نہ رکھا تو ایک دن وہ ان کی اپنے ہاتھوں ہلاکت کا باعث بن جائے گا۔ اس اہمیت کے پیش نظر زیرِ بحث موضوع کا انتخاب کیا گیا جو کہ مقدمہ اور پانچ مباحث اور نتائج پر مشتمل ہو گا۔

2. ماحول کا لغوی واصطلاحی مفہوم

2.1. ماحول کا لغوی معنیٰ:

عربی زبان میں لفظ "ماحول" کے لیے "البيئة" کا اطلاق کیا جاتا ہے جو کہ فعل ثلاثی (باء) سے مشتق ہے اور یہ فعل کئی معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ جس میں سے مشہور: گھر، منزل یا، چرند و پرند اور کیڑوں مکوڑوں کا بنایا گیا ٹھکانا وغیرہ جہاں تحفظ کے ساتھ زندگی بسر کی جا سکے۔ جیسا کہ صاحب القاموس المحیط نے ذکر کیا:

" والمباءة: المنزل، كالبيئة والباءة، وبيت النحل في الجبل، ومتبوأ الولد من الرحم، وكناس الثور، والمعطن وأباء الإبل ردها إليه،ومنه: فرّ،والأديم جعله في الدباغ۔[1]

یہی معنیٰ قرآن کریم میں ایک مقام پر یوں بیان کیا گیا ہے: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا...﴾[2]۔ ایسے ہی اس کا معنیٰ انسان کے واپس پلٹنے کی جگہ[3]، اور نکاح و تزویج بھی پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے، "يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ "[4] کیونکہ جس نے نکاح کیا اس نے اس

[1] - Al-Fayruzābādī, *al-Qāmūs al-Muḥīṭ*, 8th ed. (Bayrūt: Muʾassasat al-Risālah, 1426 AH), 34.
[2] - *Al-Qurʾān*, Surah al-ʿAnkabūt, 29:58.
[3] Al-Fayruzābādī, *al-Qāmūs al-Muḥīṭ*, 34.
[4] - Al-ʿAsqalānī, Ibn Ḥajar. *Fatḥ al-Bārī bi-Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Qawl al-Nabī (ṣ), "Man istaṭāʿa minkum al-bāʾah fal-yatazawwaj," ḥadīth no. 5065 (Bayt al-Afkār al-Dawlīyah, ʿUthmān, 2000), 2:2234.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

خاتون کو گھر میں (محفوظ) جگہ دی۔انہی معانی میں سے ایک معنی شراکت داری و برابری [1]،اور گناہ کا اعتراف واقرار وغیرہ بھی ذکر کیا جاتا ہے۔[2]

2.2.ماحول کا اصطلاحی مفہوم

ماحول کا اصطلاحی مفہوم قانون دان، فقہاءاور کچھ دوسرے افراد نے اپنے اپنے نقطہ نگاہ کے لحاظ سے مختلف بیان کیا ہے، لیکن یہاں بعض ایسی تعریفات پیش کی جائیں گی جن سے اس کا مفہوم واضح ہو جائے۔

ایک تعریف بیان کی جاتی ہے کہ:

بأنه: تفاعل مجموعة الجماعات الحية التي تعيش في منطقة بيئية محدّدة مع بعضها بعضا، ومع العوامل غير الحية ۔[3]

اسی طرح اس کی ایک دوسری تعریف کچھ یوں بیان کی جاتی ہے کہ:

" بأنها مجموع العوامل الطبيعية وتلك التي أوجدتها أنشطة الإنسان، والتي تتجاور في توازن دقيق، وتؤثر على الإنسان، والكائنات الأخرى بطريق مباشر أو غير مباشر .[4]

فقہ اسلامی میں ماحول کا مفہوم بہت وسیع ہے۔اس میں زمین وآسمان اوران میں موجود مخلوقات اوراس کی ضروریات زندگی سے متعلقہ چیزیں پائی جاتی ہیں سب اس میں شامل ہیں۔

ڈاکٹر قرضاوی نے اس کی تعریف کچھ اس طرح بیان کی ہے:

Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Al-Jamʿ al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Istiḥbāb al-Nikāḥ liman tāqat nafsuhu ilayh, ḥadīth no. 1400, ed. Muḥammad Fuʾād ʿAbd al-Bāqī (1st ed.; Dār al-Ḥadīth, Cairo, 1412 AH), 2:1018.

[1] - Ibn Manẓūr. *Lisān al-ʿArab*. 1st ed. (Dār Ṣādir, Bayrūt), n.d., 1:37.

[2] - Muhammad ʿAbd al-Qādir al-Rāzī. *Mukhtār al-Ṣiḥāḥ*. (Maktabat Lubnān, Bayrūt, 1986), 1:28; *Lisān al-ʿArab*, 1:36.

[3] - Al-Dīsī, Aḥmad. *ʿIlm al-Bīʾah wa al-ʿAlāqāt al-Ḥayawiyyah*. 1st ed. (Manṣūrāt Jāmiʿat al-Quds al-Muftāḥah, ʿAmmān, Jordan, 1997), 7.

[4] - Al-Qaraḍāwī, Yūsuf. *Riʿāyah al-Bīʾah fī al-Sharīʿah al-Islāmiyyah*. 1st ed. (Dār al-Shurūq, Cairo, 1421 AH/2001), 12.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

" البيئة المحيط الذي يعيش فيه الإنسان، ويبوء إليه إذا سافر واغترب بعيدا عنه فهو مرجعه في النهاية "[1]

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ماحول ایسی جگہ کا نام ہے جہاں جملہ ضروریات زندگی موجود ہوں اور وہاں افراد کا ایک مجموعہ ٹھہرا ہوا ہو۔

3. پاکیزگی اور طہارت کے حوالے سے اسلام کا منہج واسلوب اور ہماری ذمہ داریاں

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام مکمل اور جامع تعلیمات پر مبنی ضابطہ حیات کا نام ہے، کہ جس میں انسان کی تمام ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے علم وآگاہی دی گئی ہے، انہی تعلیمات میں یہ تعلیم کہ ماحول کو آلودگی سے کیسے محفوظ رکھنا ہے اس حوالے سے بنیادی اصول وضوابط بیان کیے۔ چاہے ان کا تعلق زمین وآسمان سے ہو یا ہوا، نباتات، غذاء اور پانی وغیرہ سے ہو، کہ جس ذمہ داری کا انسان احساس کر کے معاشرے کو آلودگی سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اس طرح آخرت کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔ اس حوالے سے بنیادی اسلوب ترھیب وترغیب پر مبنی ہے۔ ترھیب اس حوالے سے کے کسی بھی ماحول میں آلودگی پھیلانے والے اور اس کے جمال ورونق کو ختم کرنے والے کو ڈرایا ہے ،اور ترغیب اس حوالے سے کہ ماحول کو آلودگی سے محفوظ بنانے والے کو اجر وثواب اور اچھے انجام کی امید دلائی ہے ۔اب اگر اسلامی تعلیمات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اس میں ماحول کو محفوظ بنانے میں جو

عمومی اسلوب بیان کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل نقاط پر مشتمل ہے:

3.1. اسلام کا زمین اور اس میں پیدا جملہ مخلوق کی حفاظت کی دعوت دینا

زمین اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی جملہ ضروریات زندگی کھانے، پینے، رہنے، لباس، زینت اور راحت وسرور سے متعلقہ چیزوں کو پیدا کیا۔ اس حوالہ سے قرآن مجید میں بکثرت آیات پائی جاتی ہیں جو زمین کی اہمیت وفوائد پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

[1]- Ibid., 12.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

﴿ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴾[1]۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ، فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ، وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴾[2]

اور ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا، أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا، وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا، مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴾ [3]۔

الف۔زمین کی حفاظت کی صورتیں:

اللہ تعالیٰ نے زمین میں کسی بھی حوالے سے فساد و تخریب سے منع فرمایا کیونکہ اس سے باقی مضرات کے ساتھ ساتھ زمین میں آلودگی کا بھی اضافہ ہوتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴾[4].

اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ﴾ [5]۔

مذکورہ آیات میں زمین میں جس فساد سے ممانعت کی تعلیم دی گئی ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں۔اس میں جنگ کے دوران کیمیائی ، ایٹمی مواد کا بے دریغ استعمال ، نسل انسانی کا ناحق قتل کرنا،اسی طرح اس میں پیدا کی ہوئی نعمتیں جنگلات،زراعت وغیرہ کو جنگ کے وقت تلف کرنا یا جلانا وغیرہ شامل ہے۔

---

[1] - *Al-Qur'ān*, Surah Q, 50:7.
[2] - *Al-Qur'ān*, Surah al-Raḥmān, 55:10-13.
[3] - *Al-Qur'ān*, Surah al-Nāziʿāt, 79:30-33.
- [4] *Al-Qur'ān*, Surah al-Baqarah, 2:60.
[5] - *Al-Qur'ān*, Surah al-Aʿrāf, 7:56.

OPEN ACCESS Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

3.2.ماحول کو خوبصورت اور صاف ستھرا بنانے کی ترغیب

اسلام نے ماحول کو آلودگی سے پاک اور خوبصورت بنانے میں جو بنیادی منہج اختیار کیا اس میں مختلف پہلو پائے جاتے ہیں۔اس کے تحت زراعت اختیار کرنے،اور درخت لگانے کی ترغیب دینا شامل ہے۔ان عوامل سے زمین سرسبز و شاداب ہو اور افراد اس سے سرور اور نفس کی تازگی محسوس کریں۔اس حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إن قامة الساعة وبيد أحدكم فسيلة فإن استطاع أن لايقوم حتى يغرسها فليفعل"[1] .

ایسے ہی آپ ﷺ کا صحن کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب دینا جیسا کہ آپ کا فرمان ہے:

"نظفوا افنيتكم"[2]۔

اب بحیثیت قوم ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے اس بنیادی اسلوب کو اپنائیں اور اس کو آلودگی سے پاک بنائیں۔

3.3.اسلام کا افراد کو بدن صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب دینا

جہاں اسلام نے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب دلائی یعنی گھروں ، گزرگاہوں، مشترکہ عوامی مقامات وغیرہ وہاں اسلام نے فرد کو بذات خود بھی صاف ستھرا رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ اس سے انسان معاشرے میں پھیلی مختلف بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ اسلام کا نماز کے لیے وضو کے اہتمام کی تعلیم دینا،حج اور عمرہ کا احرام پہنتے وقت اور جنابت کے بعد غسل کی تعلیم دینا، جبکہ ہر وقت لباس،اور نماز کی جگہ کے پاک صاف اور گندگی و غلاظت سے محفوظ رکھنے کی تعلیم،اور کھانے پینے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کی تعلیم دیتا ہے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

[1] - Al-Shaybānī, Aḥmad ibn Ḥanbal. *Al-Musnad*, 3:191, ed. Shuʿayb al-Arnūṭ. (Mūʾassasat Qurṭubah, Cairo), n.d. Isnāduhu ṣaḥīḥ ʿalā shurṭ Muslim.
[2] - Abū Yaʿlā, Aḥmad ibn ʿAlī al-Mawṣilī al-Tamīmī. *Al-Musnad*, 2:122, ed. Ḥusayn Salīm Asad. 1st ed. (Dār al-Maʾmūn li al-Turāth, Beirut, 1421 AH/2000).

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾[1]۔

اسی طرح لباس کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب دینا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾[2]، بلکہ اسلام نے ظاہر کی صفائی کے ساتھ ساتھ باطن کی تطہیر وتذکیہ کی بھی تعلیم دی ہے۔ایسے ہی مسجد کو جاتے وقت زیب و زینت کا اختیار کرنا۔اللہ کا ارشاد ہے:

﴿يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾[3]۔

اس کے علاوہ اسلام نے لہسن، پیاز اور اسی طرح کی وہ چیزیں جن کے استعمال سے منہ سے بدبو آئے منع فرمایا، کیونکہ اس سے قریبی افراد کو تکلیف پہنچتی ہے۔جیسا کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں:

”كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْنَا عَلَى مَكَانٍ فِيهِ الثُّومُ، فَأَصَابَ نَاسٌ مِنْهُ ثُمَّ جَاؤُوا إِلَى الْمُصَلَّى، فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَهَا فَقَالَ:”مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا “[4]

اسی طرح اسلام نے مسواک کی تعلیم دی کہ جس سے دانتوں کو صاف ستھرا رکھا جا سکتا ہے۔اس حوالے سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ “[5]

ایسے ہی اسلام نے افراد کو اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنے کے حوالے سے تعلیم دیتے ہوئے اس کو بالوں کو صاف رکھنا، اور انہیں اچھی طرح مزین رکھنے وغیرہ کرنے کی تعلیم بھی دی جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

---

[1] - *Al-Qur'ān*, Surah al-Mā'idah, 5:6.
[2] - *Al-Qur'ān*, Surah al-Muddaththir, 74:4.
[3] - *Al-Qur'ān*, Surah al-Aʿrāf, 7:31.
[4] - Al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad. *Al-Muʿjam al-Kabīr*, 223. (Dār al-Našr: Maktabat Abā Taimiyyah), 2nd ed., n.d.
[5] -Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Ṣiyām, Bāb Sawāk al-Ruṭab wa al-Yābis lil-Ṣā'im, ed. Muḥammad Zuhayr. 1st ed. (Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH), 3:31.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

"مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ "[1]،

اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے عمومی جسم کو صاف ستھرا رکھنے کی تعلیم بھی دی ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" الفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الفِطْرَةِ: الخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ"۔[2]

یہ وہ چند صورتیں ہیں جن کے اہتمام سے انسان نہ صرف اپنے بدن بلکہ اپنے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھ سکتا ہے۔

3.4. بیماریوں اور جراثیم کے بچاؤ میں برتنوں کو صاف اور ڈھانپ کر رکھنے کی ترغیب دینا

اسلام نے بیماریوں اور جراثیم کے سد باب کے لیے کھانے پینے والے برتنوں کو صاف رکھنے، اور اگر ان میں کوئی چیز کھانے کے حوالے سے ہو تو ان کو ڈھانپ کر رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ، أَوْ أَمْسَيْتُمْ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ، فَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ "[3]۔

اسی طرح جانور بالخصوص کتا اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو صاف کرنے کے بعد پاک کرنے کے لیے سات مرتبہ دھونے کی تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ"[4]۔

اور یہ بات طبّی لحاظ سے ثابت ہو چکی ہے کہ بے شمار بیماریاں جانوروں سے انسانوں کو منتقل ہوتی ہیں۔ ایسے ہی آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں یہ تعلیم پائی جاتی ہے کہ برتن کے منہ سے پانی نہیں پینا چاہیے کیونکہ اس سے کئی

---

[1] - Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath. *Al-Sunan*. Kitāb al-Tarajjul, Bāb fī iṣlāḥ al-shaʿr. Ed. Muḥammad Muḥyī al-Dīn. (Al-Maktabah al-ʿAṣriyah, Ṣaydā, Bayrūt), n.d., 4:76. Shaykh al-Albānī said: ḥasan ṣaḥīḥ.

[2] -Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Libās, Bāb Qas al-Shārb, Ḥadīth no. 5889 (7:160).

[3] - Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Ashribah, Bāb Taghṭiyat al-Ināʾ, Ḥadīth no. 5623.

[4] Al-Nishāpūrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Al-Musnad al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Ṭahārah, Bāb Ḥukm Wulugh al-Kalb, Ḥadīth no. 279.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

بیماریوں کے منتقل ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں اس عمل سے منع فرمایا گیا ہے آپ ﷺ نے منع فرمایا: ”عَنِ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ“[1]، یعنی اس کے منہ سے (نہ) پینا۔

اسی طرح ایک شخص سے دوسرے شخص میں بیماری کے منتقل ہو جانے کے سدباب کے طور پر آپ ﷺ نے برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ مروی ہے: ”نهى عن النفخ في الإناء“[2]

یہ اسلام کا ماحولیاتی آلودگی کے تحفظ کا وہ اسلوب ہے جو آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ہمیں ملتا ہے۔ اس اسلوب کے تحت جہاں انسان کو بیماری کی منتقلی کے سدباب کی تعلیم پائی جاتی ہے وہاں ماحولیاتی آلودگی کے تحفظ میں بھی تربیت، تعلیم اور آگاہی فراہم کرتی ہے۔

3.5. حفظانِ صحت کی تدابیر

عصر حاضر میں مختلف ماحولیاتی آلودگی سے پیدا ہونے والی متعدی بیماریوں سے تحفظ کے لیے اسلام اپنے مخصوص انداز سے اپنے ماننے والوں اور تمام انسانیت کو کی تعلیم دیتا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا مِنْهَا“[3]،

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: ” لاَ يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ “[4]۔ مذکورہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام نووی ؒ فرماتے ہیں:

[1] - Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Ashribah, Bāb Ikhtināth al-Asqiyah, Ḥadīth no. 5625.
[2] - Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn. *Al-Sunan al-Kubrā*. Kitāb al-Ashribah al-Maḥẓūrah, Bāb al-Nafkh fī al-Inā', Ḥadīth no. 6855. Ed. ʿAbd Allāh ibn ʿAbd al-Muḥsin. (Markaz Hijr li al-Buḥūth wa al-Dirāsāt al-ʿArabiyyah wa al-Islāmiyyah, 1st ed., 1432 AH / 2011 AD).
[3] - Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Ṭibb, Bāb Mā Yudhkar fī al-Ṭāʿūn, Ḥadīth no. 5728.
[4] - Al-Nishāpūrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Al-Musnad al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Ṭibb, Bāb Lā ʿAdwā wa Lā Ṭīrah wa Lā Hāmah wa Lā Ṣifr, Ḥadīth no. 5771.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

المرض صاحب الإبل المراض والمصح صاحب الإبل الصحاح فمعنى الحديث لايورد صاحب الإبل المراض إبله على إبل صاحب الإبل الصحاح، لأنه ربما أصابها المرض بفعل الله تعالى وقدره الذى أجرى به العادة لابطبعها فيحصل لصاحبها ضرر بمرضها وربما حصل له ضرر أعظم من ذلك باعتقاد العدوى بطبعها فيكفر[1]۔

اسی طرح اس حوالے سے ایک تیسری حدیث آپ ﷺ سے مروی ہے وہ یہ ہے:

"لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ المَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الأَسَدِ "[2]۔

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ماحولیاتی آلودگی کے سدباب میں بطور منہج واسلوب جو تعلیمات ہمیں ملتی ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ غیر آباد بنجر اور صحرائی مقامات پر مبنی زمین کو قابل کاشت بنایا جائے۔اس میں مختلف انواع کے درخت اور پودے لگائے جائیں۔آپ ﷺ نے دعوت و تبلیغ کے ذریعے ایسی زمین کو آباد کرنے کی ترغیب دلائی تاکہ اس سے انسان اور حیوانات کے لیے پیداوار بڑھائی جائے اور افراد اس سے فائدہ اٹھائیں، جیسا کہ عروۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَشْهَدُ " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْأَرْضَ أَرْضُ اللَّهِ، وَالْعِبَادَ عِبَادُ اللَّهِ، وَمَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ"[3]۔

مذکورہ ادلہ اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے پہلوؤں سے جو بات ثابت ہوئی ہے وہ یہ کہ کسی بھی انسان کا معاشرے میں آلودگی پھیلانے اور زمین میں پھیلی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے اور دوسروں کے لیے نقصان دہ بنانے میں کافی کردار ہے۔انسان اگر اسلام کے ماحولیاتی آلودگی کے بچاؤ میں کی تعلیمات پر کاربند ہو جائے تو وہ بے شمار ماحولیاتی مسائل سے بچ سکتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح ہوا کہ اسلام نے کئی صدیاں پہلے انسان کو اس حوالے سے آگاہ کر دیا جو اس کے جامع اور مکمل دین کے ساتھ ساتھ تاقیامت اس انسانی مشکلات کے حل کی تعلیم بھی فراہم کرتا ہے۔

---

1 - Al-Nawawī, Abū Zakariyyā Yaḥyā ibn Sharaf. *Al-Minhāj Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim ibn al-Ḥajjāj*. Vol. 14. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2nd ed., 1392 AH.

2- Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Ṭibb, Bāb al-Judhām, Ḥadīth no. 5707.

3 - Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath. *Al-Sunan*. Kitāb al-Kharāj, Bāb fī Iḥyāʾ al-Mawāt, Ḥadīth no. 3076.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

4. ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کے نبوی اصول اور ہماری ذمہ داریاں

ماحولیات کے تحفظ اور عدم تحفظ کا تعلق انسان کے اخلاقی، ثقافتی، تعلیمی، معاشرتی اور معاشی عروج وزوال کے ساتھ براہ راست جڑا ہے۔ انسان کی مادیت پرستی نے اسے زندگی کے تمام اخلاقی اصولوں سے مبرا کر دیا ہے، صنعت کاری، شہروں کی غیر معمولی آبادی اور دیگر بظاہر ترقیاتی منصوبوں کے باعث ماحول کی خرابی نے انسانی زندگی میں سنگین عدم توازن پیدا کر دیا ہے۔ ہمارا ملک پاکستان بھی انہی مسائل سے دوچار ہے۔ جہاں ایک طرف جنگلات کاٹے جا رہے ہیں اور زرخیز زمین برباد ہو رہی ہے، تو دوسری طرف صنعتی فضلات پر مشتمل زہریلی کثافت پینے کا صاف پانی اور فضا کو آلودہ کر رہی ہے۔ صنعتی فیکٹریوں کے گرد بسنے والے افراد میں سانس کی بیماریاں عام ہو رہی ہیں۔ زیرِ زمین پانی ختم یا کم از کم ناقابل استعمال ہوتا جا رہا ہے۔ بے تحاشہ استعمال میں آنے والی کیمیائی اشیاء، دوائیں، کیڑے مار ادویہ، پلاسٹک پیکنگ اور آرائشی سامان وغیرہ سے آلودگی پیدا ہو رہی ہے جس سے صحت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں، جو کینسر سمیت متعدد مہلک بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ آج ہر ترقیاتی منصوبہ کسی نہ کسی صورت میں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا سبب بن رہا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ جہاں ہمیں اس دنیا کے باقی امور کے لیے رہنمائی دیتی ہے وہاں ہمیں عصر حاضر کے معاشروں کو درپیش چیلنجز میں سے ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کی ایسی تدابیر سے متعلق بھی راہ نمائی دیتی ہے کہ جن کے اختیار کرنے سے ہم ان ہمہ جہت ماحولیاتی آلودگی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اسی حوالے سے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ سے چند ایسے رہنما پہلوؤں کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جو ہمیں ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کے لیے مد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

4.1. پانی کی حفاظت کی ترغیب

الف: ضائع کرنے کی ممانعت

پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، بلکہ انسانی زندگی کی بقا کا دار و مدار بھی اسی پر ہے۔ اس لحاظ سے اسلام نے اس کی جملہ انواع اور ان تمام مقامات جہاں یہ پایا جاتا ہے مثلاً: سمندر، دریا، تالاب، کنوئیں، چشمے وغیرہ

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

میں اس کی حفاظت کی ترغیب دی ہے۔ ہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس کو محفوظ بنایا جائے اور ہر ممکن کوشش سے اسے ضائع ہونے اور بے جا استعمال کرنے سے بچایا جائے۔اس حوالے سے آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو پانی کے ضائع ہونے سے بچانے کے لیے جس قدر تاکید فرمائی ہے وہ عصر حاضر کے مسائل میں راہنمائی اور پانی کی اہمیت اجاگر کرنے میں نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا "اسراف نہ کرو، اسراف نہ کرو۔"[1]

ایسے ہی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کا گزر حضرت سعد پر ہوا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے (اور وضو میں اسراف بھی کر رہے تھے) پس آپ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا اے سعد! یہ کیا اسراف (زیادتی ہے)؟ حضرت سعد نے عرض کیا کہ: کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ تم بہتی ہوئی نہر ہی پر (کیوں نہ وضو کر رہے) ہو[2]۔اسی طرح عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے پاس گزاری اسی دوران آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور برتن سے وضو بنایا اور کم پانی استعمال کیا، میں بھی کھڑا ہوا اور اسی طرح (کفایت شعاری سے) وضو بنایا جیسے آپ ﷺ نے بنایا۔[3]

ب: پانی کو نجاست سے بچانا

جس طرح آپ ﷺ نے پانی کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اسی طرح آپ ﷺ نے نجاست وغیرہ سے بھی بچانے کا حکم فرمایا ہے۔ چاہے پانی ٹھہرا ہوا ہو یا جاری یہ ذمہ داری بطور مسلمان ہمارے اوپر لازم قرار دی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: 'تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے[4]۔اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے حضرت جابر فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ

[1] - Al-Qazwīnī, Ibn Mājah. *Al-Sunan*. Kitāb al-Ṭahārah wa Sunanihā. Edited by Shuʿayb al-Arnaʾūṭ. 1st ed. Beirut: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah, 1430 AH (2009 CE).
[2] - Al-Qazwīnī, Ibn Mājah. *Al-Sunan*. Kitāb al-Ṭahārah wa Sunanihā.
[3] - Al-Qazwīnī, Ibn Mājah. *Al-Sunan*. Kitāb al-Ṭahārah wa Sunanihā, Bāb Mā Jāʾ fī al-Qasdi wa Karāhiyyat al-Taʿdī fīh, 1:147.
[4] - Al-Qazwīnī, Ibn Mājah. *Al-Sunan*. Kitāb al-Ṭahārah wa Sunanihā, Bāb al-Nahy ʿan al-Bawl fī al-Māʾ al-Rākid, Ḥadīth no. 344.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ﷺ نے جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔[1] اس ممانعت کی ایک اہم حکمت صاف پانی کو آلودگی سے محفوظ بنانا ہے۔ اگر آپ ﷺ کی تعلیمات کا بغور جائزہ لیا جائے تو آپ نے پانی کو آلودگی سے بچانے کے حوالے سے یہاں تک تعلیم دی کہ کوئی بھی ایسی جگہ جہاں صاف پانی پایا جاتا ہو اس کے قریب بول و براز سے منع ہی نہیں کیا، بلکہ ایسے فعل کے مرتکب پر لعنت کی ہے، جیسا کے فرمایا:

" اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَالظِّلِّ "[2]۔

ترجمہ: لعنت کے تین کاموں سے بچو، یعنی پانی کے گھاٹ پر پاخانہ کرنے سے، عین راستے میں اور (لوگوں کے) سائے میں (ایسے عمل کرنے سے پرہیز کرو)۔

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ پانی کی گھاٹ، عمومی لوگوں کی گزرگاہ اور راستے، سائے والی جگہ پر قضائے حاجت کرنے کو حرام ٹھہرایا ہے، کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا خدشہ اور بعض صورتوں میں شدید تعفن کی وجہ سے عوامی جگہوں سے استفادہ عام بتدریج ختم ہونے کے خدشات ہوتے ہیں۔ لہذا ہر فردِ معاشرہ کے ذمہ ہے کہ وہ ان مقامات سے استفادہ عام کا تحفظ یقینی بنائے۔

4.2. زمینی اور فضائی آلودگی کا تدارک

عصر حاضر میں ماحولیاتی آلودگی بڑھنے کی ایک وجہ فضائی آلودگی کا پایا جانا ہے۔ حالانکہ صاف ہوا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس سے کسی حالت میں استغناء نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی ضرورت انسان کے علاوہ ہر جاندار کو بھی ہے، یہاں تک کہ بارش کے برسنے کا دارومدار بھی اسی پر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴾[3]۔

---

[1] - Al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad. *Al-Muʿjam al-Awsat*. Ḥadīth no. 1749. Cairo: Dār al-Ḥaramayn.
[2]- Abu Dāwūd. *Sunan Abī Dāwūd*. Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-Mawāḍiʿ allatī Nahi al-Nabī (ṣallallāhu ʿalayhi wa sallam) ʿan al-Bawl, Ḥadīth no. 26, 1:7.
[3] - *Al-Qur'ān*, Surah al-Aʿrāf, 7:57.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اس حوالے سے اگر دیکھا جائے تو موجودہ دور میں ماحولیاتی آلودگی کے بڑھنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک بڑا سبب ہوا کا صاف ستھرا نہ ہونا ہے۔اس کی وجہ پاکستان میں صنعتکاری کے غیر منظم فروغ کے ساتھ جنگلات کا خاتمہ اور بے جادرختوں کی کٹائی شامل ہے۔

اس حوالے سے اگر ہم آپ ﷺ کی سیرت پر روشنی ڈالیں تو اس میں ہمیں زمینی اور فضائی آلودگی سے نجات پانے کا ایک ذریعہ شجر کاری اور زراعت کا ملتا ہے۔ سائنسی اصولوں کے مطابق بھی کاربن ڈائی آکسائیڈ کے خاتمے اور آکسیجن کی افزودگی کا بہترین ذریعہ شجر کاری ہی ہے۔آپ ﷺ نے شجر کاری کی صحابہ کرام کو ترغیب بھی دلائی اور درخت لگانے پر اجر ملنے کا مژدہ بھی سنایا۔ جیساکہ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کاشت کرے پس اس میں سے پرندے،انسان یا جانور کھالیں تو اس کے لیے اس میں صدقہ ہے [1]۔ابن حجر رحمہ اللہ مذکورہ حدیث سے استفادہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس حدیث میں زمین کی آباد کاری کی ترغیب دیتے ہوئے درخت لگانے اور زراعت اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے [2]۔

اسی حوالے سے ایک دوسری حدیث میں شجر کاری کی اہمیت اور اس کے صدقہ پر مبنی ہونے کی صورتیں بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس درخت میں سے جتنا کھالیا جائے تو اس (درخت لگانے والے) کے لیے صدقہ ہو جاتاہے اور جو کچھ اس میں سے چوری ہو وہ بھی اس کا صدقہ ہو جاتاہے اور جتنا اس میں سے درندے کھالیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہو جاتاہے اور جتنا اس میں سے پرندے کھالیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہو جاتاہے (غرض یہ کہ) جو شخص اس میں سے کم کرے گا وہ اس کا صدقہ ہو جائے گا"[3]۔اسی حوالے سے ایک تیسری حدیث میں آپ ﷺ نے کچھ یوں فرمایا:

---

[1] - Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Muzāraʿah, Bāb Faḍl al-Zarʿ wa al-Ghars idhā Ākil Minhu, Ḥadīth no. 2320

[2] - Ibn Ḥajar, Aḥmad ibn ʿAlī, *Fatḥ al-Bārī*, 5:4 (1379).

[3]- Al-Nayshāpūrī, *Al-Muṣnad al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Masāqāt, Bāb Faḍl al-Zarʿ wa al-Ghars, Ḥadīth no. 1552.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

" إن قامت الساعة وفي يد أحدكم فسيلة فإن استطاع أن لا يقوم حتى يغرسها فليغرسه "[1].

ترجمہ: اگر قیامت اس حال میں قائم ہوتی ہے کہ تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہے تو اگر وہ استطاعت رکھتا ہو تو کھڑا ہونے سے اس کو لگانے کی تو اس کو لگالے۔

4.3. صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا شجر کاری کرنا

آپ ﷺ کی مذکورہ شجر کاری کی ترغیبی دعوت کو صحابہ کرام بخوبی اہتمام کیا کرتے تھے جیسا کہ مندرجہ ذیل واقعات سے ثابت ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ : میں ایک دن درخت لگا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ درخت لگا رہا ہوں[2]۔

اسی طرح حضرت قاسم مولیٰ بَنِی یَزِید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ :ان کے پاس سے ایک شخص گزرا، اس وقت وہ دمشق میں پودا لگا رہے تھے، اس شخص نے ابو درداء سے کہا: کیا آپ بھی یہ (دنیاوی) کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا: مجھے (ملامت کرنے میں) جلدی نہ کر، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے) کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے[3]۔

4.4. ماحولیاتی آلودگی کے بچاؤ میں بلا ضرورت درختوں کو کاٹنے کی ممانعت:

جہاں آپ ﷺ نے شجر کاری کی ترغیب دی اور اس کی کئی لحاظ سے فضیلت بیان کی وہاں آپ ﷺ نے بغیر ضرورت کے درختوں کے کاٹنے اور ان کو جڑوں سے اکھاڑنے سے سختی سے منع بھی فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ درختوں کی بقا میں انسانوں کے لیے کئی فوائد مضمر ہیں۔ فضا کا آلودگی سے محفوظ ہونا، قحط اور خشک سالی میں جانورں کے لیئے چارہ حاصل کرنا وغیرہ اہم ترین فوائد ہیں۔ اسی حوالے سے آپ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَقْطَعُوا الشَّجَرَ، فَإِنَّهُ

[1] - Al-Hindī, *Kanz al-ʿAmāl*, 3:1460; *Musnad ʿAbd ibn Ḥumayd*, p. 366; al-Haythamī, *Majmaʿ al-Zawāʾid*, 4:108; *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal*, 3:191.
[2] - Al-Qazwīnī, Ibn Mājah, *al-Sunan*, *Kitāb al-Adab*, *Bāb Faḍl al-Tasbīḥ*, ḥadīth no. 3807.
- [3] Aḥmad ibn Ḥanbal, *al-Musnad*, ḥadīth no. 28270.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

عِصْمَةٌ لِلْمَوَاشِي فِي الْجَدْبِ "[1] ترجمہ: درخت کو مت کاٹو کیوں کہ خشک سالی میں اس میں جانوروں کے لیے چارہ ہے۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں کچھ اس طرح فرمایا:

" مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ» سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: «هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ، يَعْنِي مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ، وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا، وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ "[2]۔

ترجمہ: جو شخص (بلا ضرورت) بیری کا درخت کاٹے گا اللہ اسے سر کے بل جہنم میں گرادے گا۔ حضرت امام ابوداؤد سے اس حدیث کے معنی و مفہوم سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ: یہ حدیث مختصر ہے، (پوری حدیث اس طرح ہے) کہ کوئی بیری کا درخت چٹیل میدان میں ہو جس کے نیچے آکر مسافر اور جانور سایہ حاصل کرتے ہوں اور کوئی شخص آکر بلا ضرورت ناحق کاٹ دے تو مسافروں اور چوپایوں کو تکلیف پہنچانے کے باعث وہ مستحق عذاب ہے اللہ ایسے شخص کو سر کے بل جہنم میں جھونک دے گا[3]۔

درج بالا اقتباسات ہماری ماحولیات کے تحفظ سے منسلک اہم ذمہ داری کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ بغیر کسی بڑی منفعت کسی درخت وغیرہ کو کاٹنے سے پرہیز کرنی چاہیے۔

4.5 ماحولیاتی آلودگی اور سگریٹ نوشی سے ممانعت

عصر حاضر میں معاشروں میں ماحولیاتی آلودگی کے پھیلاؤ میں دھواں بھی ایک بنیادی وجہ ہے کیونکہ جہاں سگریٹ نوشی ہوتی ہے وہاں ارد گرد کے ماحول میں اس کے مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس سگرٹ ان نشہ آور خبائث میں سے ہے جنہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾[4]۔ اس حوالے سے اگر آج مشاہدہ کیا جائے تو لاکھوں لوگ اس بری عادت کا شکار ہیں، جس سے معاشرے میں جہاں صحت کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں وہاں ماحولیاتی آلودگی اور فضول خرچی کی

[1] - ʿAbd al-Razzaq, *al-Muṣannaf*, 5:146, ḥadīth no. 9209 (Publisher: Majlis ʿIlmī, India, 2nd ed., 1403 AH)

[2] - Abū Dāwūd, *al-Sunan*, *Kitāb al-Adab*, *Bāb fī Qatʿ al-Sidr*, ḥadīth no. 5239; Shaykh al-Albānī said: *ṣaḥīḥ*; see *Ṣaḥīḥ Sunan Abī Dāwūd* 2:782.

[3] - Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath. *Al-Sunan*. *Kitāb al-Adab*, *Bāb fī Qatʿ al-Sidr*, 4:361.

[4] - Al-Qur'an, *Sūrat al-A'raf*, 7:157.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

صورت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر یہی رقم ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لیے استعمال کی جائے تو ماحول جنت نظیر بن سکتا ہے۔

4.6. ماحولیاتی آلودگی اور غذائیں

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں غذائی آلودگی سے بچاؤ کی تعلیم بھی پائی جاتی ہے، آج ہم دیکھتے ہیں غذائی آلودگی کی وجہ سے سمندری اور نہری پانی بھی صاف اور استعمال کے قابل نہیں مل رہا۔ پانی کی صفائی کے حوالے سے ایسا کیمیائی مواد استعمال کیا جاتا ہے جس سے اس کی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سمندری جاندار بھی اس کیمیائی مواد کی وجہ سے بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ سمندری حیاتیات کو لاحق خطرات کا انسانی غذائی ضروریات پر بالواسطہ اور منفی اثرات سامنے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض مہلک حشرات الارض اور حیوانات خنزیر، کتے، مچھر، ٹڈیاں وغیرہ کا استعمال بھی کئی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔

اس بنا پر آپ ﷺ نے ہر وہ چیز جو غذائی آلودگی کا باعث بنتی ہے اس کو تلف کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ چوہا، پاگل یا زہر منتقل کرنے والا کتا، اور اس کے علاوہ موذی اور زہریلے جانور وغیرہ۔ جیسا کہ فرمایا:

"خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لاَ حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الغُرَابُ، وَالحِدَأَةُ، وَالفَأْرَةُ، وَالعَقْرَبُ، وَالكَلْبُ العَقُورُ "[1]-

ترجمہ: پانچ قسم کے جانور ایسے ہیں جن کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں، کوّا، گدھ، چوہا، بچھو، باؤلا کتا۔

اسی طرح آپ ﷺ نے بلا ضرورت حیوانات، پرندے، کھیتی، پھل وغیرہ تلف کرنے اور ضائع کرنے سے منع فرمایا کیونکہ اس سے کسی بھی ماحول کے توازن میں بگاڑ آتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴾[2]-

[1] - Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Ḥajj, Bāb Mā Yaqtulu al-Muḥrim min al-Dawābb, ḥadīth no. 1828.
[2] - Sūrat al-Baqarah, 205

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کھیت کو جلانا یا کسی بھی جاندار کو مارنا اور زمین میں فساد ڈالنا انسانیت اور ماحول دونوں کے لیے تباہی کا باعث ہے۔یہی تعلیم آپ ﷺ نے بھی دی جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

" مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا، سَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «حَقُّهَا أَنْ تَذْبَحَهَا فَتَأْكُلَهَا، وَلَا تَقْطَعْ رَأْسَهَا فَيُرْمَى بِهَا ".[1]

اسی طرح سابقہ مباحث میں زیر بحث حدیث میں آپ ﷺ نے درخت کاٹنے، غذائی اشیاء و نباتات کو تلف کرنے اور جنگلوں کو جلانے جیسے امور سے منع فرمایا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے غذائی قلت پیدا ہوگی جس سے حیوانات ہلاک ہوں گے اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کے مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔

4.6.ماحولیاتی آلودگی اور کھانے پینے کی اشیاء میں اسراف

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ہمیں ماحولیاتی آلودگی کے بچاؤ کے حوالے سے جو تعلیم ملتی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء میں اسراف سے پرہیز و اجتناب کیا جائے، کیونکہ جب ان امور میں اسراف کیا جائے گا تو لامحالہ باقی ماندہ کھانا و مشروبات ضایع ہو جائیں گی۔اس سے اسراف کے ساتھ ساتھ تعفن اور نتیجتاً آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔اسی حوالے سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴾[2]۔

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے پھلوں اور اناج کے ذکر کے بعد اسراف سے سختی سے منع فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ ایسا عمل ہے جس کو وہ پسند نہیں فرماتا۔

[1] - Al-Nasā'ī, Abū 'Abd al-Raḥmān Aḥmad bin Shu'ayb, *Al-Sunan*, Kitāb al-Daḥāyā, Bāb man Qatala 'Uṣfūran bi Ghayri Ḥaqhā, Ḥadīth number: 4445, Taḥqīq: 'Abd al-Fattāḥ Abū Ghuddah, nāshir: Maktab al-Maṭbū'āt al-Islāmiyyah – Ḥalab, al-ṭab'ah: al-thānīyah, 1406 - 1986.
[2] - Sūrat al-An'ām, Āyah number 141.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

4.7. بازار اور گزرگاہوں پر گندگی پھیلانے کی ممانعت

افادہ عام کے لیے راستے کا سہولتوں سے آراستہ ہونا اور مسائل سے محفوظ ہونا لازمی امر ہے۔ سیرت طیبہ میں راستوں کو صاف ستھرا رکھنے کی بطور خاص تعلیمات ملتی ہیں۔اس حوالے سے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر یا ساٹھ شاخیں ہیں اور سب سے ادنی شاخ راستے میں سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے[1]۔اسی طرح ایک دوسری حدیث میں کچھ یوں فرمایا:

" نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَأَلْقَاهُ، وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ."[2]

ترجمہ: ایک آدمی نے قطعاً کوئی نیکی نہیں کی سوائے ایک کانٹے دار ٹہنی کو راستے سے ہٹانے کے، خواہ اسے درخت سے کاٹ کر کسی نے ڈال دیا تھا یا کسی اور طرح پڑی تھی تو اس کی تکلیف دہ چیز کو (راستے سے ہٹانا) اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور اس کی وجہ سے جنت میں داخل فرمادیا۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے غلاظت و گندگی پھیلانے والے پر لعنت فرمائی۔جیسا کہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لعنت کے تین کاموں سے بچو: مسافروں کے اترنے کی جگہ میں، عام راستے میں اور سائے میں قضائے حاجت کرنے سے''[3]. یہی مفہوم حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت میں آپ ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا: لعنت والے تین مقامات سے بچو، کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! وہ لعنت والے مقامات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سائے کو استعمال کیا جاتا ہو، اس میں یا راستے میں یا پانی کے گھاٹ میں پیشاب کرنا[4]

1 - Imām Nīshāpūrī, *al-Masnad al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Īmān, Bāb Shu'ba al-Īmān, Ḥadīth number 58.
2 - Abū Dāwūd, *al-Sunan*, Kitāb al-Adab, Bāb fī Imāṭat al-Adhā ʿan al-Ṭarīq, Ḥadīth number 5245.
3- Abū Dāwūd, *al-Sunan*, Kitāb al-Ṭahārah, al-Mawāḍiʿ allatī Nuhī al-Nabī ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam ʿan al-Bawl Fīhā, Ḥadīth number 26
4 - Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad*, vol. 3, Raqm al-Ḥadīth: 2767. Mu'assasah al-Risālah, n.d.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

4.8 معراج کے دوران اہتمامِ صفائی بطور نیک عمل پیش کیا جانا

سفر معراج کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نیک اور برے اعمال والے افراد کے احوال اور اجر سے مطلع کیا۔ جہاں صفائی کا اہتمام کرنے والے افراد بھی دکھائے گئے۔ اس حوالے سے حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے تمام اعمال پیش کیے گئے۔ میں نے امت کے اچھے اعمال میں راستے میں ایذاء دینے والی چیز کا ہٹانا دیکھا اور برے اعمال میں مسجد میں وہ تھوک دیکھا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو۔[1]

پاکیزگی اور صفائی کے اعتبار سے اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب نہیں ہے۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو اپنے جسم سمیت اپنے آس پاس کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ہر سلیم الطبع انسان صفائی ستھرائی و خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور گندگی، ناپاکی اور غلاظت سے ناپسندیدگی و نفرت کا اظہار کرتا ہے - حضور نبی کریم ﷺ نے پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے": الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ"[2] ۔ ترجمہ: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے۔'' اسی طرح صالح بن ابی حسّان کہتے ہیں میں نے سعید بن المسیب سے سنا وہ فرماتے:

"إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الجُودَ، فَنَظِّفُوا - أُرَاهُ قَالَ - أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِاليَهُودِ" قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:"نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ"[3] ۔

درج بالا سیرت النبی ﷺ کے راہنما پہلو کو سامنے رکھا جائے تو ہمیں بطور مسلمان جستجو کرنی چاہیے کہ ہر قسم کی آلودگی سے پیدا ہونے والے مسائل کے تدارک کے لیے سیرت النبی ﷺ کی طرف کریں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾۔[4]

---

[1] - Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad*, vol. 5, Raqm al-Ḥadīth: 180. Mu'assasah al-Risālah, n.d.
[2] - Nayshāpūrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Al-Musnad Al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Ṭahārah, Bāb Faḍl al-Wuḍū', Ḥadīth No. 223.
[3] - Tirmidhī, Muhammad ibn ʿĪsā, *Al-Sunan*, Kitāb al-Adab ʿan Rasūl Allāh (ṣ), Bāb Mā Jā'a Fī al-Naẓāfah, Ḥadīth No. 2799.
[4] - *Al-Qur'ān*, Sūrat al-Mumtahana, āyat 6.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

4.9. صوتی آلودگی کی ممانعت

ماحول میں آلودگی کا باعث بننے والے امور میں سے ایک اہم ترین شوروغل بھی ہے، جسے صوتی آلودگی بھی کہا جاتا ہے۔اس میں عصر حاضر میں جو امور شامل ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں: انسان کا بلند آواز سے گفتگو کرنا، چیخنا چلانا، گاڑیوں کا بلند آواز سے ہارن بجانا، صنعتی اور زراعتی آلات کی آوازیں، ہوائی جہاز کے اڑنے کی آواز، اور بم دھماکے وغیرہ سب ہی شامل ہیں، یہ وہ امور ہیں جن سے عصر حاضر میں کئی جسمانی اور نفسیاتی بیماریاں مثلاً: پٹھوں کا کمزور ہونا، سانس کی تکلیف وغیرہ پیدا ہو رہی ہیں۔اس حوالے سے ہم اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں ایسی تعلیمات ملتی ہیں جس میں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی آوازیں پست رکھا کریں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾[1]،یہی تعلیم ایک دوسرے مقام پر کچھ یوں بیان کی گئی:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ، إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ﴾[2]

اسی حوالے سے آپ ﷺ نے ایک مسلمان کو کسی بھی حوالے سے مرعوب کرنے سے منع فرمایا: جیسا کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے: ”لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا “[3]۔

یہ وہ من جملہ صورتیں ہیں جو ہمیں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کی تدابیر کی صورت میں ملتی ہیں جن کو اپنا کر ہم آج کی اس بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی اور اس کے مضر اثرات سے بچاؤ اختیار کر سکتے ہیں۔

5. ماحول کو خوبصورت اور نظیف بنانے کے نبوی اصول اور ہماری ذمہ داریاں

اس میں کوئی شک نہیں کہ خوبصورتی اور جمال ایک ایسی خوبی ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] -*Al-Qur'ān*, Sūrat Luqmān, āyat 19.

[2] - *Al-Qur'ān*, Sūrat al-Ḥujurāt, āyat 2-3.

[3] - *Abū Dāwūd*, al-Sunan, Kitāb al-Adab, Bāb Man Ya'khudh al-Shay' 'alā al-Mazāḥ, Ḥadīth no. 5004.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

" لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ» قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ:" إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ " ۔ [1]۔

ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے کئی آیات کریمہ میں انسان کے لیے ماحول کے خوبصورت اور جمال پر مبنی بنانے کے تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا، جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ﴾ [2] ۔

اسی طرح کئی آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سرسبز نباتات کے تذکرے کیے جو کہ بارش کے برسنے کے بعد زمین کو چادر کی طرح ڈھانپ لیتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انْظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ [3]۔

مذکورۃ آیات کریمہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اسلام نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ماحول کو خوبصورت بنایا جائے اور اس میں کوئی ایسی غلاظت اور گندگی نہ ہونے دی جائے کہ جس سے اس کی خوبصورت متاثر ہو۔ اس حوالے سے ہمیں سیرت طیبہ سے درج ذیل بے مثال تعلیمات ملتی ہیں جو ماحول کو خوبصورت بنانے کے لیے مدد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔

5.1. صحرائی مقامات پر تعمیر اور شجر کاری کا اہتمام

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ماحول کو خوبصورت اور اس کے جمال اور رونق کو متاثر ہونے سے بچاؤ کے حوالے سے جو تعلیمات ملتی ہیں ان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ صحرائی مقامات کو آباد کیا جائے اور وہاں بکثرت شجر کاری کی جائے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

[1] - *al-Nayshāpūrī*, al-Musnad al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Īmān, Bāb Taḥrīm al-Kibr wa Bayānuh, Ḥadīth no. 147.
[2] - *Sūrat al-Naml*, Āyah 60.
[3] - *Sūrat al-An ͑ām*, Āyah 99.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

”مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ»، قَالَ عُرْوَةُ: «قَضَى بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلاَفَتِهِ “[1] ۔

ترجمہ: جس کسی نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہیں پس وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، عروۃ کہتے ہیں عمر نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ جاری فرمایا۔

بلکہ آپ ﷺ جب مدینہ منورہ ہجرت کر کے گئے اور اسے مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی جس کی وجہ سے اس کی آبادی بڑھنے لگی تو ایسے میں آپ ﷺ نے اس شہر کو وسعت دی، اور مدینہ منورہ کے مختلف اطراف میں آباد لوگوں کو مسجد نبوی میں لانے کے لیے راستے بنائے گئے جس سے راستے میں ایسے مقامات جو غیر آباد تھے وہ آباد ہوئے، اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے الگ سے بازار کے لیے جگہ بھی مقرر فرمائی جس سے وہاں بازار قائم کیے گئے۔[2]

5.2.زمین میں کاشتکاری اور زراعت کا اہتمام کرنا

ماحول کو آلودگی سے بچانے اور اس کو خوبصورت بنانے کے حوالے سے دوسرا نبوی اصول جس کے اہتمام کی آپ ﷺ نے ترغیب دلائی، وہ یہ ہے کہ زمین کو بنجر ہونے سے بچایا جائے، جیسا کہ آپ ﷺ کی سیرت کے حوالے سے مذکور ہے،” عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ “[3]. اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے اصحاب الاراضی کو زراعت کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا:”ازْرَعُوهَا، أَوْ أَزْرِعُوهَا“[4]. یہی تعلیم آپ ﷺ نے دوسرے الفاظ میں یوں دی:” مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ“[5].

1 - *Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Muzāraʿa, Bāb Man Aḥyā Arḍan Muwātan, Ḥadīth No. 2335.*

2 *Dīkīh, Aḥmad al-Ḥusaynī, "Al-Madīna al-Munawwara fī ʿAhd al-Rasūl,"* https://saraer.org/essaydetails.php?eid=195&cid=393.

3 - *Bukhārī, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Muzāraʿa, Bāb Idā lam yushṭaraṭ al-Sinīn fī al-Muzāraʿa, Ḥadīth no. 2329.*

4 - *Bukhārī, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Muzāraʿa, Bāb Idā lam yushṭaraṭ al-Sinīn fī al-Muzāraʿa, Ḥadīth no. 2339.*

5 - *Bukhārī, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Muzāraʿa, Bāb Mā kāna Aṣḥāb al-Nabiyy ṣallā Allāhu ʿalayh wa sallam yuwāsī baʿḍuhum baʿḍan fī al-Zirāʿa wa al-Thamara, Ḥadīth no. 2341.*

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اس حوالے سے آپ ﷺ نے صرف تعلیم ہی نہیں دی، بلکہ جب مدینہ منورہ کو مرکزی مقام حاصل ہو گیا، اور صحابہ کرام کے پاس مالِ فئی، مالِ غنیمت اور زکوٰۃ کی صورت میں مال و دولت آیا، اور آبادی بھی بڑھ گئی، تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے لوگوں کو روزگار کے لیے مختلف پیشے اختیار کرنے کی ترغیب دلائی، ان پیشوں میں سے زراعت کا پیشہ اپنانے کی بھی ترغیب دلائی کہ جس سے بنجر زمین آباد ہو سکے [1]۔

5.3. بلا ضرورت درخت کاٹنا

ماحولیاتی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے اسلام نے صفائی اور شجر کاری کے تفصیلی احکام صادر فرما کر اس مسئلہ کا واضح حل فرمادیا۔ قرآن حکیم نے کھیتی اور پودوں کو برباد کرنا منافقین کا شیوہ قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴾ [2]

ترجمہ: اور جب وہ (آپ سے) پھر جاتا ہے تو زمین میں (ہر ممکن) بھاگ دوڑ کرتا ہے تاکہ اس میں فساد انگیزی کرے اور کھیتیاں اور جانیں تباہ کر دے اور اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔

تعلیماتِ اسلامی میں بلا ضرورت درختوں کو کاٹنے سے منع کیا گیا ہے - حتیٰ کہ حالت جنگ میں روانگی کے وقت مسلمان فوجوں کو اس بات کی ہدایت کی جاتی تھی کہ وہ شہروں اور فصلوں کو برباد نہ کریں گے۔ اس کی سب سے بڑی مثال فتح مکہ کی ہے کہ آپ ﷺ طاقت اور قوت کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو جہاں انسانی جانوں کے ضیاع سے منع فرمایا وہاں فصلوں اور درختوں کو نقصان پہنچانے سے بھی منع فرمادیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے شجر کاری کو صدقہ قرار دیا اور حکم فرمایا کہ شجر کاری کرو خواہ روز قیامت سے پہلے ایک ہی درخت لگانے کی فرصت مل جائے۔

---

[1] - *Dīkhiye, Aḥmad al-Ḥusaynī, Al-Madīna al-Munawwara fī ʻAhd al-Rasūl,* https://saraer.org/essaydetails.php?eid=195&cid=393.

[2] - *Sūrat al-Baqarah, āyat 205.*

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اسی طرح جو چیز ماحول کی خوبصورتی کو متاثر کرتی ہے اسے بلاضرورت ختم کرنا ممنوع قرار پایا۔ جس طرح درختوں کی کٹائی۔ اس حوالے سے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ہمیں جو تعلیم ملتی ہے اس میں بلاضرورت درختوں کی کٹائی سے ممانعت ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: " لَا تَقْطَعُوا الشَّجَرَ، فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ لِلْمَوَاشِي فِي الْجَدْبِ "[1] ایسے ہی امام مجاہد نے جنگی حالات میں خوراک جلانے اور درخت کاٹنے یا جلانے کی ممناعت کے احکام بیان کیے ہیں۔ فرمایا: لا يقتل في الحرب الصبي ، ولا امرأة، ولا الشيخ الفاني،ولا يحرق الطعام ، ولا النخل، ولا تخرّب البيوت، ولا يقطع الشجر المثمر[2]۔

5.4 آپ ﷺ کا گھروں کے صحن، راہ گزر، بازار، عمومی مقامات کی صفائی ستھرائی کی ترغیب دلانا

ماحول کو خوبصورت بنانا اور اس کی رونق میں اضافہ کرنے کے لیے آپ ﷺ سے جو تعلیمات ملتی ہیں اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ گھر کے صحن، راہ گزر اور بازار کو صاف ستھرا رکھا جائے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" تَخَلَّلُوا، فَإِنَّهُ نظافةٌ، وَالنَّظَافَةُ تَدْعُو إِلَى الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ مَعَ صَاحِبِهِ فِي الْجَنَّةِ "[3].

سعید بن المسیب سے مروی حدیث میں ہے:

" إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الجُودَ، فَنَظِّفُوا - أُرَاهُ قَالَ - أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِاليَهُودِ" قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:" نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ "[4].

بالاختصار ہم سب پر لازم ہے کہ ہم سیرت النبی ﷺ کے مذکورہ انمول پہلو چاہے ان کا تعلق آداب سے ہو یا احکام سے اپنا کر اپنے ماحول کو خوبصورت بنائیں اور ہر ایسے کام سے اجتناب کریں جس سے معاشرے اور ماحول میں آلودگی

---

[1] - *Al-San'ānī, Abū Bakr 'Abd al-Razāq. Al-Muṣannaf. 5:146. Edited by Ḥabīb al-Raḥmān al-A'ẓamī. Al-Maktab al-Islāmī, Beirut, 2nd ed., 1403 AH.*

[2] - *Ibn Abī Shaybah, Abū Bakr 'Abd Allāh ibn Muḥammad. Al-Muṣannaf. 6:483. Edited by Kamāl Yūsuf al-Ḥūt. Maktabat al-Rushd, Riyadh, 1st ed., 1409 AH.*

[3] - *Al-Ṭabarānī, Al-Mu'jam al-Awsat. 7:215.*

[4] - Tirmidhī, Muhammad ibn ʿĪsā, *Al-Sunan*, Kitāb al-Adab ʿan Rasūl Allāh (ṣ), Bāb Mā Jā'a Fī al-Naẓāfah, Ḥadīth No. 2799.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

بڑھے اور انسانوں کو اس سے خطرات درپیش ہوں۔اسی حوالے سے آپ ﷺ نے امت کو یہ عمومی اور جامع تعلیم دی "لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ[1]، نہ نقصان اٹھاؤ، نہ نقصان پہنچاؤ۔

6.نتائج تحقیق:

مقالہ کے آخر میں اس میں مذکور ماحولیاتی آلودگی کا مفہوم، اور انسان کا ماحول، کائنات کے ساتھ ربط، اور اسلام کا ماحولیاتی آلودگی کے تحفظ کا منہج و اسلوب کی واقفیت، اور اس کے بچاؤ اور خوبصورت بنانے کے نبوی اصول کی معرفت کے بعد جو نتائج واضح ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- کائنات اور اس میں موجود تمام نعمتوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے مسخر اور نفع بخش بنایا ہے، انسان کو چاہیئے کہ ان کی حفاظت اور شکر ادا کرے اور ایسے تمام امور جو اس کو آلودہ بنانے میں کار گر ثابت ہوتے ہیں ان سے اس کو محفوظ رکھنے میں اپنا کردار ادا کرے۔
- آپ ﷺ نے آلودگی کی جملہ اقسام جو معاشرے کی تباہی کی ضامن بنتی ہیں دنیا و آخرت میں اس کے برے انجام سے متنبہ کیا ہے۔
- آپ ﷺ نے ہمیں نظافت پاکیزگی کا مکمل منہج و اسلوب عطا کیا ہے۔چاہے اس کا تعلق انسان کے بدن اور لباس سے ہو یا عمومی ماحول سے ہو۔ جیسے آسمان زمین اور ان میں موجود ہوا، پانی، مٹی، وغیرہ، اور پھر ہر استطاعت رکھنے والے انسان کو اس کا مکلف ٹھہرایا۔
- چونکہ یہ ماحول انسان کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اس لیے آپ ﷺ نے ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنے میں انسان کو ہی محور بنایا کہ اس کو ظاہری اور باطنی پاکیزگی کی تعلیم دی بلکہ اس کو نصف ایمان ٹھہرایا ہے۔
- جانور، پرندے، درخت، اور نباتات اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں ان کی حفاظت ہم پر لازم ہے۔کیونکہ اس میں غفلت ماحولیاتی آلودگی کے اضافے کا سبب بنتی ہے۔
- کسی بھی معاشرے کے ماحول کو خوبصورت کیسے بنایا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے اس حوالے سے امت کو ایک جامع منہج اور فعال وسائل بتلائے ہیں جن کے اہتمام سے ہم موجودہ آلودگی کے چیلنج سے نبر آزما ہو سکتے ہیں۔

---

1 - *Al-Dārquṭnī, Abū al-Ḥasan ʿAlī b. ʿUmar, Al-Sunan. 4:51, ḥadīth no. 3079. Edited and annotated by Shuʿayb al-Arnāʾūṭ and his colleagues. Beirut: Maktabat al-Risālah, 1424 AH / 2004 CE.*

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

- آپ ﷺ کی سیرت میں ماحول کو مختلف آلودگی کی صورتوں سے محفوظ بنانے میں جملہ آداب اور احکام پائے جاتے ہیں۔ ان میں یہ بھی ہے کہ انسان اپنی زندگی میں میانہ روی اختیار کرے اور اسراف و فضول خرچی سے اجتناب اختیار کرے بالخصوص کھانے پینے کی اشیاو غیرہ میں۔
- عصر حاضر میں ماحولیاتی آلودگی کے بڑھتے ہوئے اثرات کا بنیادی سبب مقالہ میں مذکور نبوی اصول اور سیرت طیبہ کی بیان کردہ روشن تعلیمات سے دوری کا پایا جانا ہے۔

تجاویز وسفارشات

- دعوت کے ذریعے تواتر کے ساتھ معاشرے کے افراد کو ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کی تربیت و آگاہی دی جائے۔
- مسلم سکالرز سے ماحول سے متعلق اسلامی تعلیمات کے تناظر میں معیاری تحقیقات منعقد کروا کر انہیں نصاب تعلیم کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلباء کو ماحولیاتی آلودگی کے مضر اثرات سے آگاہی حاصل ہو جس سے معاشرے میں اس کا سد باب ممکن بنایا جا سکے۔
- حکمرانوں کو چاہیے کہ ایسے قوانین ضبط تحریر میں لائیں جن سے ماحولیاتی آلودگی سے بچا جا سکے اور اس کی مخالفت کرنے والوں پر مقرر سزائیں عمل میں لائی جائے۔
- اسی طرح سے حکمرانوں کو چاہیے وہ ادارے جو اس شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کو فعال کیا جائے اور انہیں صفائی ستھرائی کے حوالے سے جدید آلات و ٹیکنالوجی سے آراستہ کیا جائے۔
- کیمیائی اجزاء اور دیگر اشیاء جو آلودگی کے اضافہ کا سبب بنتی ہیں اس سے چھٹکارے کا دیرپا لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔
- ملکی سطح پر ایسی کانفرسز، سیمینار، لیکچرز کا انعقاد کیا جائے جو ماحول کی حفاظت اور اس کے طریقہ کار کے حوالے سے آگاہی فراہم کریں۔
- ماحولیاتی بہتری کی نصیحت و تربیت کے حوالے سے علماء، اساتذہ، میڈیا سے متعلق افراد، کالم نگار اپنے اپنے دائرے میں کردار ادا کریں۔

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

Bibliography:

1. Al-Qur'ān.
2. Al-Fayruzābādī, Muḥammad ibn Yaʿqūb. *Al-Qāmūs al-Muḥīṭ*. 8th ed. Bayrūt: Muʾassasat al-Risālah, 1426 AH.
3. Al-ʿAsqalānī, Ibn Ḥajar. *Fatḥ al-Bārī bi-Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Bayt al-Afkār al-Dawlīyah, ʿUthmān, 2000.
4. Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Al-Jamʿ al-Ṣaḥīḥ*. Ed. Muḥammad Fuʾād ʿAbd al-Bāqī. 1st ed. Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1412 AH.
5. Ibn Manẓūr. *Lisān al-ʿArab*. 1st ed. Bayrūt: Dār Ṣādir, n.d.
6. Al-Rāzī, Muhammad ʿAbd al-Qādir. *Mukhtār al-Ṣiḥāḥ*. Bayrūt: Maktabat Lubnān, 1986.
7. Al-Dīsī, Aḥmad. *ʿIlm al-Bīʾah wa al-ʿAlāqāt al-Ḥayawiyyah*. 1st ed. ʿAmmān: Manṣūrāt Jāmiʿat al-Quds al-Muftāḥah, 1997.
8. Al-Qaraḍāwī, Yūsuf. *Riʿāyah al-Bīʾah fī al-Sharīʿah al-Islāmiyyah*. 1st ed. Cairo: Dār al-Shurūq, 1421 AH/2001.
9. Al-Shaybānī, Aḥmad ibn Ḥanbal. *Al-Musnad*. Ed. Shuʿayb al-Arnūṭ. Cairo: Mūʾassasat Qurṭubah, n.d.
10. Abū Yaʿlā, Aḥmad ibn ʿAlī al-Mawṣilī al-Tamīmī. *Al-Musnad*. 1st ed. Bayrūt: Dār al-Maʾmūn li al-Turāth, 1421 AH/2000.
11. Al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad. *Al-Muʿjam al-Kabīr*. 2nd ed. Dār al-Našr: Maktabat Abā Taimiyyah, n.d.
12. Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Ed. Muḥammad Zuhayr. 1st ed. Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH.
13. Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath. *Al-Sunan*. Al-Maktabah al-ʿAṣriyah, Ṣaydā, Bayrūt, n.d.
14. Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn. *Al-Sunan al-Kubrā*. 1st ed. Markaz Hijr li al-Buḥūth wa al-Dirāsāt al-ʿArabiyyah wa al-Islāmiyyah, 1432 AH / 2011 AD.
15. Al-Nishāpūrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Al-Musnad al-Ṣaḥīḥ*. 1st ed. Beirut: Dār al-Ḥadīth, n.d.
16. Al-Nawawī, Abū Zakariyyā Yaḥyā ibn Sharaf. *Al-Minhāj Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim ibn al-Ḥajjāj*. Vol. 14. 2nd ed. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1392 AH.
17. Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī. *Al-Sunan*. 1st ed. Beirut: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah, 1430 AH/2009 CE.
18. Abd al-Razzaq, Abū Bakr. *Al-Muṣannaf*. 2nd ed. Majlis ʿIlmī, India, 1403 AH.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

19. Al-San'ānī, Abū Bakr ʿAbd al-Razzāq. *Al-Muṣannaf*. 2nd ed. Beirut: Al-Maktab al-Islāmī, 1403 AH.
20. Ibn Abī Shaybah, Abū Bakr. *Al-Muṣannaf*. 1st ed. Riyadh: Maktabat al-Rushd, 1409 AH.
21. Al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad. *Al-Muʿjam al-Awsat*. Cairo: Dār al-Ḥaramayn, n.d.
22. Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. *Al-Sunan*. 1st ed. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, n.d.
23. Aḥmad ibn Ḥanbal. *Musnad*. Mu'assasah al-Risālah, n.d.
24. Al-Nasā'ī, Abū ʿAbd al-Raḥmān Aḥmad bin Shuʿayb. *Al-Sunan*. 2nd ed. Ḥalab: Maktab al-Maṭbūʿāt al-Islāmiyyah, 1406 AH/1986.
25. Aḥmad al-Ḥusaynī. *Al-Madīna al-Munawwara fī ʿAhd al-Rasūl*. https://saraer.org/essaydetails.php?eid=195&cid=393.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)